عقد نكاح كے ايك روز بعد طلاق كے وسوسہ كا شكار ہو گيا

ابتلي بالوسوسة في الطلاق بعد العقد بيوم

[urdu - أردو - اردو]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ويب سائٹ
تنسيق: اسلام ہا ؤس ويب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

عقد نكاح كے ايك روز بعد طلاق كے وسوسہ كا شكار ہو گيا

میرا سوال طلاق میں وسوسہ كے متعلق ہے: میرا ايك لڑكی سے عقد نكاح ہوا ہے اور میں اس سے بہت محبت كرتا ہوں عقد نكاح كے ايك روز بعد شطیان نے نماز میں مجھے طلاق كا وسوسہ ڈالا كام پر ہوؤں یا گھر میں یا بیت الخلا میں یا سویا ہوا ہوں یہی وسوسہ رہتا ہے.
ايك دن میں العفاسی چینل دیكھ رہا تھا جس میں ازدواجی زندگی كے بارہ میں ايك ویڈیو كلپ تھا جس میں خاوند اور بیوی كے مابین پیدا ہونے والی مشكلات بیان ہوئی ہیں ايك شخص كہنے لگا: میں جانے والا ہوں تو میں نے اسے سنا اور آواز كے ساتھ دہرایا تجھے طلاق، لیكن مجھے كوئی علم نہیں اور نہ ہی ادراك تھا، اللہ میری نیت كو جانتا ہے میں نے بغیر شعور كے یہ الفاظ بولے.
اور میری نیت میں میری بیوی كے متعلق كوئی چیز بھی نہ تھی بلكہ میں تو اسے محبت كرتا اور چاہتا ہوں اس سلسلہ میں شرعی حكم كیا ہے جس حالت میں یہ الفاظ بولے ہیں آیا طلاق واقع ہوئی ہے یا نہیں اور اس وسوسہ كا علاج كیا ہے ؟

الحمد للہ:

اللہ سے دعا ہے كہ آپ كو شفا یابی و عافیت سے نوازے.

آپ نے جس طلاق كا ذكر كیا ہے وہ طلاق واقع نہیں ہوئی.د

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" وسوسہ میں مبتلا شخص كی طلاق واقع نہیں ہوتی چاہے وہ زبان سے اس كے الفاظ بھی ادا كر لے جب تك وہ طلاق كا قصد اور ارادہ نہ ركھتا ہو، كیونكہ یہ الفاظ تو وسوسہ والے شخص سے بغیر قصد اور ارادہ كے صادر ہوئے ہیں، بلكہ اس كی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے، اور وہ اس وسوسہ كی قوت دافع اور مانع كی قوت كی قلت كی بنا پر مجبور ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عقل پر پردہ پڑا ہونے کی صورت میں طلاق نہیں ہوتی "

اس لیے اگر وہ حقیقی طور پر اطمنان کے ساتھ طلاق کا ارادہ نہ کرے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی، تو جس چیز پر ا سکا قصد اور ارادہ ہی نہیں اور وہ مجبور ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی " انتہی

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (٣ / ٢٧٧).

آپ کو اپنے وسوسہ کے علاج کے لیے اللہ تعالی کا کثرت سے ذکر کرنا چاہیے اور نیك و صالح اعمال بھی کثرت سے کریں، اور وسوسہ سے آپ اعراض کریں اور اس پر توجہ مت دیں، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (٤١٠٢٧) اور (١٠١٦٠) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ وسوسہ اعوذ با اللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے سے زائل ہو گا، اور بندے کی انتہاء یہ ہونی چاہیے کہ جب اسے وسوسہ یعنی شیطان یہ کہے کہ: تم نے چہرہ نہیں دھویا تو وہ کہے: کیوں نہیں میں نے اپنا چہرہ دھویا ہے، اور جب اس کے دل میں یہ بات پیدا ہو کہ اس نے نیت نہیں کي تو وہ تکبیر کہے اور دل سے کہے کیوں نہیں میں نے نیت کی اور تکبیر کہی ہے، چنانچہ وہ حق پر ثابت قدم رہے اور اسے جو وسوسہ آ رہا ہے اسے دور کر دے اور اس کی طرف توجہ مت دے، تو جب شیطان اس کی قوت و ثابت قدمی دیکھےگا تو خود ہی پیچھے ہٹ جائیگا.

وگرنہ جب شیطان بندے میں شکوك و شبہات کو قبول کرنے والا دیکھتا ہے اور وسوسہ کی طرف التفات کرنے والا پاتا ہے تو اس طرح کی اشیاء اس میں پیدا کرتا ہے جس کو دور کرنے سے بندہ عاجز آ جاتا ہے، اور اس کا

دل شیطان کے وسوسوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے، جنوں اور انسانوں کی باتوں کو مزین کرنا شروع کر دیتا ہے، اور اس طرح وہ اس سے دوسرے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے حتی کہ شیطان اسے تباہی کے دھانے پر لے آتا ہے " انتہی

دیکھیں: درء التعارض (۳ / ۳۱۸).

اس لیے آپ اپنے آپ سے وسوسہ کو دور کریں اور اس کی طرف توجہ بھی نہ دیں تو ان شاء اللہ کے حکم سے یہ زائل ہو جائیگا.

واللہ اعلم .